بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

عورتوں کی جماعت کے بارے میں اصل حکم یہی ہے کہ تنہا خواتین کی جماعت شرعاً مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ تراویح کی جماعت ہو، اس لئے عورتوں کو فرائض کی طرح تراویح اور وتر کی نماز بھی بغیر جماعت کے الگ الگ پڑھنی چاہئے، یہی طریقہ شریعت کے مطابق ہے، تاہم اگر کوئی عورت حافظہ ہو اور اس کیلئے تراویح میں سنائے بغیر قرآن کریم یاد رکھنا مشکل ہو تو چونکہ قرآن پاک کو بھلا دینا بڑا گناہ ہے اس لئے اس گناہ سے بچنے اور قرآن کریم کو یاد رکھنے کی غرض سے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ حافظہ عورت کے لئے بلا تداعی (بغیر اعلان کے) صرف گھر کی خواتین کو باجماعت تراویح پڑھانے کی اس شرط کے ساتھ اجازت دیا کرتے تھے کہ حافظہ عورت کی آواز گھر سے باہر نہ جائے، اور تداعی سے پرہیز کیا جائے۔ تداعی سے پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ:

(الف)......اس کیلئے باقاعدہ اہتمام کرکے خواتین کو نہ بلایا جائے۔

(ب)......اگرچہ اہتمام سے خواتین کو نہ بلایا جائے، لیکن اقتدا کرنے والی خواتین گھر گھر کی ہوں، باہر سے آکر شریک نہ ہوں۔

لہٰذا جہاں تک ہوسکے حافظہ خواتین کو بھی تراویح کی جماعت سے پرہیز کرنا چاہئے، البتہ بوقت ضرورت درج بالا شرائط کے ساتھ وہ مذکورہ گنجائش پر عمل کرسکتی ہے، البتہ عورت کے امام ہونے کی حالت میں حافظہ عورت صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی مردوں کے امام کی طرح آگے کھڑی نہیں ہوگی۔ (ماخذہٗ التبویب: ۸۲۵/۱۰) ......واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

	الجواب صحیح	محمد طاہر غفرلہٗ
	عبد الرحمن عفی عنہ	محمد طاہر غفرلہٗ
	نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی	دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
	۱۹ رمضان ۱۴۳۳ھ	۱۹ رمضان ۱۴۳۳ھ
	۸ اگست ۲۰۱۲ء	۸ اگست ۲۰۱۲ء

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۶۲/۱۲۶۶

نائب مفتی